Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- مئی-1995ء

گرمی کسی قدر بڑھ گئی ہے

درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ

زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ ملی یکجہتی کونسل کی اپیل پر توہین رسالت کے قانون میں مجوزہ ترمیم کے خلاف ہفتہ کے روز ملک گیر ہڑتال ہوئی۔ اس دوران ملک بھر میں کاروباری مراکز تعلیمی ادارے اور کمرشل ٹرانسپورٹ مکمل طور پر بند رہی۔ تمام مکاتب فکر کی دینی جماعتوں کے کارکنوں اور مدارس کے طلباء نے جگہ جگہ ٹائر جلا کر احتجاج کیا۔ دینی جماعتوں کے کارکنوں پر مشتمل لٹھ بردار فورس نے کئی علاقوں میں سینکڑوں گاڑیاں توڑ پھوڑ دیں۔ موٹر سائیکلوں اور سائیکلوں کے پہیوں سے ہوا نکال دی گئی۔ شیشے توڑنے پر کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ والٹن میں دینی جماعتوں کے کارکنوں نے حساس ادارے کی جیپ پر پتھراؤ کر کے اس کے شیشے توڑ دیئے۔ کارکنوں سے ہاتھاپائی ہوئی۔ بعد میں ادارے کے دیگر افراد نے آکر کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔

○ لاہور میں ہڑتال کے موقع پر جلوس نکالے گئے اور مظاہرے ہوئے پولیس اور مظاہرین میں جگہ جگہ تصادم ہوتا رہا۔ سڑکوں پر سارا دن ٹائر جلتے رہے۔ پہلے جلائے گئے بعض مقامات پر بوتلیں اور شیشے توڑ کر سڑکوں پر پھیلا دیئے گئے۔ راولپنڈی میں بھی مظاہرہ ہوا۔ کراچی میں مکمل پہیہ جام رہا بندرگاہ سے مال بھی روانہ نہ ہو سکا۔

○ لاہور اور راولپنڈی میں پولیس کے ۳ اہلکار ہڑتال کے دوران زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ دیگر کئی افراد معمولی زخمی ہوئے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ وزیراعظم نے مہاجروں کو بزدل چوہے، دہشت گرد ملک دشمن کہہ کر پوری مہاجر قوم کی تذلیل کی ہے۔ انہوں نے تمام مہاجر اکابرین دانشوروں صحافیوں اور دیگر قلم کاروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان باتوں کا جواب دینا صرف الطاف حسین اور ایم کیو ایم کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ تمام اہل دانش اور اہل قلم مہاجروں کا فرض ہے کہ وہ اس کا جواب دیں۔ وزیر اعظم نے نے کہا تھا کہ بزدل چوہے ہتھیار چھوڑ کر کسی بھی جگہ کراچی میں میرے مقابل پر الیکشن لڑ کر دیکھ لیں انہیں شکست دے دوں گی۔

○ ریواز گارڈن میں پولیس حراست میں فائرنگ سے ہلاک ہونے والے سابق طالب علم رہنما عاطف چوہدری کے قتل پر صوبائی دارالحکومت میں ردعمل کے طور پر دو موٹر سائیکلوں پر سوار ۶ نقاب پوشوں نے لاہور کے ۵ تھانوں پر فائرنگ کی جس سے ایک شخص ہلاک اور ۸ زخمی ہو گئے۔ ۶ حملہ آور کمانڈوز نے ایمرجنسی موبائیلوں پر بھی کلاشن کوفوں سے فائرنگ کی تھانہ سانده، لوہاری، مزنگ، اسلام پورہ اور ملتان روڈ کے تھانوں پر حملے کئے گئے۔ فائرنگ کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ شہر بھر کی پولیس ملزموں کے پیچھے بھاگتی رہی لیکن وہ قابو نہ آسکے۔ دو پولیس اہلکاروں کو سانده روڈ پر اور دو کو تھانہ پرانی انارکلی سے باہر نکلتے وقت گولیاں ماری گئیں۔

○ سابق طالب علم رہنما عاطف چوہدری کو سانده پولیس نے اپنی تحویل میں لینے کے صرف نو گھنٹے بعد ریواز گارڈن کے علاقے میں اندھادھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ تاہم پولیس کا بیان ہے کہ بعض نامعلوم پجیرو سوار آئے جنہوں نے عاطف چوہدری پر اندھادھند گولیاں برسادیں۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے ٹیلی فون پر جامع مسجد حق نواز جھنگ میں جمعہ کے روز اجتماع سے خطاب کیا اور کہا کہ کارکنوں کی رہائی کے بعد اب میرا روپوش رہنا ضروری نہیں۔

○ پنجاب کے چیف سیکرٹری مسٹر جاوید قریشی نے کہا ہے کہ پنجاب میں بلدیاتی ادارے بحال نہیں ہوئے ان اداروں کو بحال تصور کرنا خام خیالی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلدیات کے حوالے سے پنجاب میں کوئی بحران نہیں۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ پنجاب میں ایسا گورنر لایا جائے گا جو مسلم لیگ (ج) کو بھی قابل قبول ہو۔

○ دہشت گردوں کے خلاف جون میں ملک گیر گرینڈ آپریشن ہو گا اس کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ حکومت کو کراچی میں دہشت گردوں کے بیرونی رابطوں کے ثبوت مل گئے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کراچی سے رینجرز کی واپسی کا مطالبہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج اور رینجرز اس آگ کا نشانہ کیوں بنیں جو وزیراعظم بھڑکا رہی ہیں۔

○ وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے امریکہ میں پاکستانی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے کہا ہے کہ ہم امریکی صدر کے وعدہ کے وفا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ امریکہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایف. سولہ طیاروں کے مسئلے کا بہترین حل تلاش کرے۔

○ بی بی سی نے کہا کہ ایم کیو ایم کے خلاف وزیر اعظم نے جو سخت زبان استعمال کی ہے وہ مناسب نہیں ہے۔ پاکستان میں سیاسی دھڑے بندی مسلسل بڑھ رہی ہے اور کوئی مصالحانہ بات کوئی فریق بھی سننے کو تیار نہیں ہے۔

○ جاپان گزشتہ برس مسلسل چوتھی بار دنیا کا امیر ترین ملک قرار دیا گیا۔ اس کا اعلان جاپانی حکومت نے گزشتہ روز کیا۔

○ آزاد کشمیر کی سرحدوں پر بھارتی فوجیوں کی فائرنگ جاری ہے ایک اور نوجوان شہید ہو گیا۔ ایک زخمی ہو گیا۔ متعدد علاقوں سے لوگوں کی بڑی تعداد نے نقل مکانی شروع کر دی ہے۔

○ آئندہ سال فروری مارچ میں کرکٹ کے ورلڈ کپ کا فائنل میچ ۱۷ مارچ کو لاہور میں ہو گا۔ دونوں سیمی فائنل ۹۔ اور ۱۱۔ مارچ کو بھارت میں ہوں گے پاکستان بھارت اور سری لنکا ورلڈ کپ کے مشترکہ میزبان ہیں۔ پاکستان میں تیرہ اور بھارت میں ۱۷ میچ کھیلے جائیں گے۔

○ کشمیر کے شیعہ رہنماؤں نے اسلامی ممالک بالخصوص ایران کی کشمیر کے بارے میں پالیسی پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ سری نگر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اہل تشیع کے تین ممتاز رہنماؤں نے کہا ہے کہ وہ اسلامی ممالک کی کشمیر پالیسی سے اتفاق نہیں کرتے۔

○ ایم کیو ایم کے خلاف بڑی کارروائی کا امکان ہے۔ مزید مقدمے درج کرنے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔ اعلیٰ سطح پر قانونی صلاح و مشورہ مکمل ہونے کے بعد ارکان اسمبلی اور دیگر رہنماؤں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

○ بلوچستان اسمبلی میں وفاق اور پنجاب کے خلاف تقریریں کی گئیں۔ گیس کے ذخائر کو بم سے اڑا دینے کی دھمکی بھی دی گئی ایوان نے حزب اختلاف اور حزب اقتدار کی مشترکہ قرارداد منظور کر لی جس میں کہا گیا ہے کہ وفاقی حکومت سوئی گیس ڈویلپمنٹ سرچارج کی متوقع کمی کو اپنے وسائل سے پورا کرے۔ وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ گیس سرچارج میں کمی بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہے۔ مقررین نے کہا کہ جب سے پاکستان بنا ہے بھائی چارے کے نام پر بلوچستان کا استحصال کیا گیا ہے۔ یا تو حکمرانوں کی نیت میں فتور ہے یا ملک بنانے والی سزا آج ہم بھگت رہے ہیں بلوچستان کو پاکستان کی اکائی رکھنا ہے تو ہمارے حقوق دینا ہوں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے ایک دھڑے نے ملک غلام مصطفیٰ کھر کو پنجاب کا گورنر بنانے کی حمایت کر دی ہے۔

○ کراچی میں فائرنگ سے پیپلز پارٹی کے کارکن سمیت ۳۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ دہشت گردوں نے ملیر میں پولیس چوکی پر فائرنگ کر کے کانسٹیبل کو زخمی کر دیا۔ ۴۔ افراد زخمی ہو گئے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوریت کے باوجود اکثر فیصلے کہیں اور ہوتے ہیں۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ کوئی غلط فہمی میں نہ رہے فوج ملکی دفاع کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق

مطب حمید

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

فون: 254634

بچوں کی ادویات

	قیمت	
DWARFISHNESS COURSE	120/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	40/-	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	30/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY QROWTH COURSE	45/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	75/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	15/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن

چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گولبازار- ربوہ پاکستان

فون آفس: 771 کلینک: 606

سیلز: 211283 فیکس: 212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات یکم-جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات-فرسٹ ایڈ
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۲۴ حصہ ۲
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب-
دورۂ قادیان-حصہ دوم
6-00 ملاقات جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۲ء سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا لجنہ سے خطاب
7-45 نظم (قادیان)
7-58 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعہ ۲-جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 جاپان اپ ڈیٹ
4-25 اعلانات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۲۵ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 خطبہ عید (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
6-40 نظم
6-45 گلدستہ-دوبارہ ٹیلی کاسٹ ۹۵-۴-۱۳
7-58 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

ہفتہ ۳-جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل-پروفائل
"دی سپرمارکیٹ بائیر"
4-25 اعلانات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۲۵ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
"مدینۃ الزہراء"
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام
احمدیت کا تعارف حصہ نمبر۸
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اتوار ۴-جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 کینیڈا اسپیکس
فوڈفار تھاٹ- حصہ دوم
4-25 اعلانات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۲۶ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب
سپین کا ایک دورہ- حصہ اول ۹۵-۴-۱۹
6-00 ملاقات- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۸۴-۴-۱۳ ربوہ-دوبارہ ٹیلی کاسٹ
7-00 نظم
7-05 لیٹر فرام لندن-از امیر صاحب یوکے
7-50 لقاءالعرب
8-50 کل کے پروگرام

سوموار 5جون 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 یوروفائل-پروفائل
4-25 اعلانات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۲۶ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈری گلوب
سپین کا دورہ- حصہ دوم
6-05 ملاقات-دوبارہ ٹیلی کاسٹ
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جرمن پروگرام- مجلس سوال جواب
7-30 دلبر میرا یہی ہے- چوہدری ہادی علی صاحب
7-50 لقاءالعرب
8-50 کل کے پروگرام

منگل 6جون 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی ﷺ
4-00 طبی معاملات بچے اور ماں کی صحت کی دیکھ بھال حصہ سوم
4-25 اعلانات
حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۲۷ حصہ اول
5-00 خبریں
5-20 پرانی چیزوں میں سے- تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع برموقع جلسہ سالانہ 1983ء ربوہ-دوسرا دن-
7-00 نظم
7-05 کھانا پکانے کا سبق- المائدہ
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

بدھ-7جون 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 کینیڈا اسپیکس
ہمارے دوستوں سے ملئے- حصہ دوم
4-25 اعلانات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر۲۷ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈی گلوب
سپین کا ایک دورہ- حصہ سوم
سپین کا ایک دورہ- حصہ سوم
6-00 ترجمۃ القرآن
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سیرۃ النبی ﷺ غزوہ بدر میں خلق عظیم از محترم میر محمود احمد صاحب ناصر
7-50 لقاءالعرب
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات-8جون 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
4-25 اعلانات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر28 حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب سپین کا ایک دورہ- حصہ چہارم
6-00 ترجمۃ القرآن
7-00 نظم
7-05 چلڈرنز کارنر- عید ملین پروگرام از ربوہ
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اطلاعات و اعلانات

بازیافتہ گھڑی

○ دفتر ہذا کو ایک عدد گھڑی مردانہ ملی ہے- جس کی ہونشانی بتا کر دفتر سے حاصل کر سکتا ہے-

(صدر عمومی- ربوہ)

رپورٹ حسن کارکردگی واقفین نو میرا بھڑ کا آزاد کشمیر

○ مکرم محمد حسین صاحب خادم معلم وقف جدید کی رپورٹ کے مطابق میرا بھڑ کا آزاد کشمیر کے واقفین نو جو پانچ سال سے زائد عمر کے ہیں وہ تصحیح کے ساتھ (کلام الٰہی) ناظرہ ختم کر چکے ہیں- نیز دو بچیاں طلعت قیوم اور نادیہ بشیر نے پانچ سال سے بھی کم عمر میں کلام الٰہی ناظرہ ختم کر لیا ہے- عام تعلیمی رپورٹ کے مطابق بابر حمید ابن عبدالحمید صاحب اور نادیہ بشیر بنت محمد بشیر عالم صاحب نے اپنی اپنی کلاس میں اول پوزیشن حاصل کی ہے- نیز بعض دوسرے بچوں نے دوسری اور تیسری پوزیشنیں بھی حاصل کی ہیں- اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں کام کرنے والے تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ ۱

حقائق پر مبنی غیبتیں بھی کی جاتی ہیں- اور ہر نیت کا ٹیڑھا ہونا لازم ہے- ورنہ یہ گناہ نہیں-

ایک موقعہ پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے سامنے کسی شخص کی بات بیان کی اور ان کو یہ شک گذرا کہ (اللہ تعالیٰ پناہ دے) غیبت تو نہیں ہو رہی کیونکہ وہ شخص موجود نہیں تھا- مگر وہ جن کو منصب عطا ہوتا ہے بعض ذمہ داریاں عطا ہوتی ہیں- بعض دفعہ وہ اپنے تبصرے کو بعض دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور مقصد یہ نہیں ہوتا کہ (اللہ پناہ دے) ان کے اور ان سننے والوں کے درمیان کوئی نفرت کی خلیج پیدا کریں یا دوریاں پیدا کریں بلکہ ایک قسم کی نصیحت ہوتی ہے ایک مثال کو پیش کرتے ہوئے- کہ دیکھو یہ ناپسندیدہ فعل تھا تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے- اور اس سے زیادہ چونکہ نیت میں کوئی رخنہ نہیں ہوتا اس لئے اللہ کے حضور اسے ہرگز غیبت شمار نہیں کیا جائے گا- نہ کبھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے غیبت فرمائی-

(از خطبہ ۹۴-۱۱-۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

فرقہ وارانہ اختلافات ختم کرنے کی اپیل

مصر کے سرکاری اخبار "الاخبار" نے گزشتہ جمعرات کے روز یہ خبر شائع کی کہ شیخ الازہر نے سنی اور شیعہ مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو ختم کریں اور مسلمانوں کے اتحاد کے لئے کام کریں اخبار نے یہ بھی بتایا ہے کہ شیخ الازہر نے ایران کی ایک یونیورسٹی کے عہدہ دار علی شہیدی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کو تبلیغ کرکے اپنے فرقہ میں شامل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر اپنے عقائد کی برآمدگی نہ کی جائے تو اتحاد قائم ہو سکتا ہے اور مسلمان اتنے مضبوط بن سکتے ہیں کہ وہ غیروں کا مقابلہ کامیابی سے کرلیں۔ شہیدی عربی زبان کے ڈیپارٹمنٹ کے ایرانی یونیورسٹیوں میں پروفیسر ہیں اور حال ہی میں سنی شیخ سے ملے ہیں۔ اور ایرانیوں کے چیف پراسیکیوٹر سے بھی ملے جو ایک اقوام متحدہ کے جرائم کی روک تھام کے سلسلے میں قائم کی گئی کونسل کے ایرانی وفد کے سربراہ ہیں۔ حال ہی میں مصر اور شیعہ ایران کے تعلقات پہلے سے بہتر ہو گئے ہیں اگرچہ مصر ایران پر یہ الزام لگاتا ہے کہ وہ اسلامی انقلاب کے نظریہ کو برآمد کر رہا ہے وہ اسلامی انقلاب جو ایران میں ۱۹۷۹ء میں وقوع پذیر ہوا تھا۔ اس انقلاب کے بعد مصر اور ایران کے سفارتی تعلقات ٹوٹ گئے تھے۔ کیونکہ مصر نے معزول شاہ ایران کو خوش آمدید کہا تھا۔

مختصرات

لیبیا کے دو باشندے لاکربی میں ہوائی جہاز کی تباہی کے سلسلے میں مشتبہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور برطانیہ فرانس اور امریکہ نے کئی دفعہ کوشش کی ہے کہ ان دونوں افراد کو مقدمہ چلانے کے لئے ان کے حوالے کر دیا جائے لیکن لیبیا کے لیڈر معمر قذافی نے آج تک اس دباؤ میں آنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب معمر قذافی کو یہ کہتے بتایا گیا ہے کہ اگر اسرائیل اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قراردادوں کے مطابق عمل درآمد کرے تو معمر قذافی لیبیا کے ان دو افراد کو جنہیں ۱۹۸۸ء میں سکاٹ لینڈ میں بم کے ذریعہ جہاز تباہ کرنے کا ملزم گردانا جاتا ہے ان کے حوالے کر دے گا۔ سیکورٹی کونسل کی قراردادیں اسرائیل کو قابل قبول نہیں ہیں۔ ان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو علاقے اس نے عربوں سے حاصل کئے تھے۔ وہ واپس کرے اور القدس کی حیثیت کو برقرار رکھے۔ اور فلسطینیوں کو جنیوا کنونشن میں جو حیثیت دی گئی تھی اس کا پاس کرے۔

اسرائیل نے بعض قراردادوں کو مسترد کر دیا ہے۔ جہاں تک لیبیا کا تعلق ہے ۱۹۹۲ء میں سیکورٹی کونسل نے اس پر پابندیاں لگائی تھیں خاص طور پر جہازوں کی پرواز پر۔ کہ نہ لیبیا سے جہاز باہر جا سکیں اور نہ لیبیا میں باہر سے جہاز آ سکیں۔ اور ان پابندیوں کی وجہ یہ تھی کہ لیبیا نے ان دو باشندوں کو جن پر بم کے ذریعے ہوائی جہاز تباہ کرنے کا الزام تھا مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں دی تھی اب انہوں نے کہا ہے کہ وہ دونوں افراد برطانیہ یا امریکہ جانے کے لئے تیار ہیں اگر اسرائیل سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر عمل درآمد کرے تو۔

شاہ مراکش شاہ حسن نے اپنے سفیروں کو مشرق وسطیٰ کے دارالحکومتوں میں بھیجا ہے تاکہ وہ گفت و شنید کرکے یہ معلوم کر سکیں کہ کیا القدس کے لئے عرب کانفرنس بلانے کے لئے یہ وقت موزوں ہے یا نہیں۔ شاہ حسن صدر یروشلم کمیٹی برائے اسلامی تنظیم کانفرنس نے اسرائیل وزیر اعظم یزک رابین کو ایک غصے سے بھرا ہوا خط لکھا ہے۔ اور اس میں اس بات کی مذمت کی گئی ہے کہ اسرائیل نے القدس پر قبضہ جمائے رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ ایک بم کے گرانے کی طرح ہے۔ اور یہ کہ عرب کی زمین قبضہ میں لینے سے اسرائیل اپنے آپ کو عربوں کے مخالف کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے۔ اس وقت شاہ مراکش کو یہ خیال بھی ہے کہ عرب اسرائیل امن گفت و شنید پر کوئی برا اثر نہ پڑے۔ وہ ان باتوں کو اپنے تک محدود رکھتے ہوئے دونوں باتوں کی بہتری کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ القدس اسرائیل کے قبضے میں نہ جائے اور اسرائیل اور یاسر عرفات کی آپس میں بنی رہے۔ واشنگٹن نے اس سلسلے میں اسرائیل کی مذمت کے ریزولیوشن کو ویٹو کر دیا تھا۔ رباط نے اس سلسلے میں ابھی تک کچھ نہیں کہا۔

لبنان کے وزیر اعظم رفیق الحریری نے گزشتہ جمعہ کے روز اپنا استعفیٰ پیش کر دیا جس سے لوگ حیران رہ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ملک کو خاصے اچھے راستوں پر ڈال دیا ہے حالانکہ انہیں وزیر اعظم بنے ابھی صرف اڑھائی سال ہوئے ہیں۔ مستعفی وزیر اعظم نے کہا کہ میں نے کئی دفعہ استعفیٰ دینے کی خواہش کا اظہار کیا ہے لیکن لوگوں کے اصرار پر ایسا نہیں کر سکا لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اپنا استعفیٰ دے کر واپس نہیں لوں گا۔ صدر الائیس ہراوی نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ جب تک نئے وزیر اعظم مقرر نہ ہو جائیں وہ کام کرتے رہیں۔

کچھ عرصہ سے بھارتی وزیر اعظم نرسیماراؤ سیاسی دباؤ میں ہیں۔ حزب مخالف تو مخالفت کیا ہی کرتا ہے۔ لیکن اب ان کی اپنی پارٹی میں بھی بغاوت کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کی اپنی پارٹی کے بعض مستعد کارکن انہیں چھوڑ گئے ہیں۔ مثلاً ارجن سنگھ اور نارائن دت تیواری۔ ان دونوں نے ایک جلسے میں نرسیماراؤ کے خلاف تقریریں کیں اور کہا کہ بطور صدر کانگریس وزیر اعظم کا عرصہ ختم ہو چکا ہے اور انہیں صدارت چھوڑ دینی چاہئے۔ اگر وہ خود استعفیٰ نہ دیں تو انہیں صدارت سے ہٹا دینا چاہئے۔ اگرچہ پارلیمنٹ کے اراکین میں سے تو بہت کم لوگ وہاں موجود تھے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی بھرپور تائید کی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نارائن دت تیواری کو لیڈر چنا جا رہا ہے۔ سونیا گاندھی جو سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کی بیوہ ہیں اور جن کا پیدائشی وطن اٹلی ہے انہیں بہت سے پیغامات ملے ہیں کہ وہ آگے آئیں اور پارٹی کو صحیح لائنوں پر چلائیں۔

چرار شریف کو جلائے جانے کے بعد محترمہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے احتجاجی جلوسوں اور ہڑتالوں کی اپیل کی تھی۔ اس اپیل کے جواب میں دکانیں اور مارکیٹیں بند رہیں اور لوائے پاکستان تمام ملک میں سرنگوں رہا۔ یہ درگاہ پندرھویں صدی کے ولی نور الدین کی ہے اور کچھ عرصے سے بھارتی فوج نے اس کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے ایک نشریہ میں جمعرات کے روز لوگوں سے کہا تھا کہ وہ سڑکوں پر نکل آئیں تاکہ اس درگاہ کی جو بے حرمتی ہوئی ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کشمیریوں کے آزادی کے لیڈر اپنی یکجہتی کا اظہار کریں۔ ان احتجاج کرنے والوں میں ایک خاصی تعداد میں عورتیں بھی شامل تھیں جو بھارت کے خلاف نعرے لگا رہی تھیں اور یہ کہہ رہی تھیں کہ ہم بھارتی حکومت کو مقبوضہ کشمیر میں ختم کرنے کے لئے کشمیریوں کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ بعض جگہوں پر بھارتی لیڈروں کے پتلے بھی جلائے گئے۔ کراچی 'لاہور' راولپنڈی' اور اسلام آباد میں جمعہ کی نماز کے بعد اس سلسلے میں اجتماعات بھی ہوئے۔

جاپان میں ۲۰۔ مارچ ۱۹۹۵ء کو زمین دوز ریلوے ٹرین میں سارین گیس جو اعصاب کو ناکارہ بناتی ہے کا حملہ ہوا تھا۔ اس وقت سے ایک فرقہ جس کا نام سپریم ٹروتھ ہے اور جس کا گورو شوکو آساہارا ہے کی تلاش ہو رہی ہے۔ کئی جگہ پر چھاپے مارے گئے ہیں۔ اور سارین گیس بنانے کے لئے ضروری محلول پائے گئے ہیں۔ شوکو آساہارا جو سپریم ٹروتھ کا بانی ہے غالباً جرمنی میں کہیں پوشیدہ ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ جاپان ہی میں کہیں چھپا ہوا ہے۔ اب ایک ایسے شخص کو حراست میں لیا گیا ہے جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اس فرقے کا دماغ ہے۔ اسے اس کا انٹیلی جینس منسٹر بھی کہا جاتا ہے۔ اس شخص کی عمر ۲۵ سال ہے اور یہ ہائی سکول چھوڑ کر بھاگا ہوا ہے۔ کراٹے کا ماہر ہے اور اس نے زمین دوز ریلوے ٹرین میں سارین گیس کا حادثہ کروایا تھا۔ جب پولیس نے اسے گرفتار کرنا چاہا تو اس نے کوشش کی کہ وہ اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ لیکن پولیس نے اسے حراست میں لے لیا اور اس کے انگلیوں کے نشانات سے اس کی پہچان کرلی۔

کہا جاتا ہے کہ اس نے سر کے بال رنگے ہوئے تھے اور مونچھیں کاٹی ہوئی تھیں۔ یہ شخص شوکو آساہارا کا بہت مخلص پیروکار ہے اور گورو اسی کے ذریعے سارے کام کرواتا ہے۔ ۲۰۔ مارچ کے سارین کے حملے سے پہلے بھی اس شخص کی تلاش تھی کیونکہ جو لوگ اس فرقہ کو چھوڑ جاتے تھے یہ انہیں اغوا کرکے واپس لاتا تھا۔ اب کہا جاتا ہے کہ پولیس کے لئے ان کے مرکزی مقام پر چھاپہ مارنا زیادہ آسان ہو گیا ہے۔ ان کا مرکزی مقام ایک چھوٹے سے گاؤں نامی کوچیسی کی میں ہے۔ جو فوجی پہاڑ کے قریب ہے اور ٹوکیو کے مغرب میں ہے۔ اس شخص کو حراست میں لینے کے بعد پولیس نے فوراً عدالت کی طرف رجوع کیا تاکہ ان کے گورو ۴۰ سالہ آساہارا اور بیس دیگر اراکین کے وارنٹ جاری کرا کے انہیں بھی حراست میں لیا جائے۔ جیسا کہ پہلے خبروں میں بتایا گیا ہے یہ وہی گیس ہے جسے جرمنی کے ہٹلر نے یہودیوں کی قتل گاہوں میں استعمال کیا تھا۔ اب دوبارہ اس کا سرعام آجانا نہایت خطرناک بات سمجھی جاتی ہے۔ ٹوکیو میں ہزاروں پولیس کی نفری اس فرقہ کے لوگوں کی تلاش میں مصروف رہی ہے۔ اور کئی جگہوں پر چھاپے بھی مارے گئے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۵

اگست ۱۸۹۷ء میں کی گئی تھیں۔ جن کے متعلق چرچل کا کہنا تھا کہ انہیں ضرور کیفر کردار تک پہنچایا جانا چاہئے۔ اب ایک صدی کے بعد وہاں کے لوگ ویسے کے ویسے پائے گئے ہیں جبکہ دنیا نے سوچنا اور پرکھنا اور اس کے بعد عمل کرنا سیکھ لیا ہے۔ چونکہ اب کوئی سفید فام وہاں ہلاک کرنے کے لئے موجود نہیں ہے۔ جس سے وہ جہاد کی ضرورت کی تشنگی کو پورا کریں۔ اس لئے اب وہ تلواریں اپنے ہی لوگوں پر چلا رہے ہیں۔ ہمارا یہ غیر منطقی عسکریانہ جذبہ جو ورثے میں ملا ہے کب ختم ہو گا؟ تاریخ ایسے کتنے مزید واقعات تحریر کرلے گی اور آنے والی نسلیں انہیں یاد کریں گی۔ اور اس بات پر حیران ہوں گی کہ انسان نے کس حد تک انصاف کے خلاف کام کیا ہے اور غیر رواداری سے کام لیا ہے۔ اور یہ سب کچھ اپنے لوگوں کے ساتھ۔ یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکایات سعدی

کام پیارا کہ چام

میں نے ایک شہزادے کے متعلق سنا کہ چھوٹے قد کا اور بدصورت تھا اور اس کے دوسرے بھائی لمبے قد والے اور خوب صورت تھے۔ ایک دفعہ باپ نے اسے کراہت اور حقارت کی نظر سے دیکھا۔ بیٹے نے عقل مندی اور دانائی سے معلوم کرلیا اور کہا۔ 'اے باپ چھوٹے قد والا عقل مند' لمبے قد والے بے وقوف سے بہتر ہے کیونکہ جو چیز قد میں چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ بکری پاکیزہ ہے۔ اور ہاتھی مردار۔

زمین کے سب پہاڑوں سے چھوٹا طور پہاڑ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ کیا تو نے وہ بات سنی جو ایک کمزور دانا نے ایک موٹے بے وقوف سے کہی۔

کہ عربی گھوڑا اگر کمزور بھی ہو تو وہ گدھوں کے طویلہ سے اچھا ہے۔ باپ ہنس پڑا اور ارکان دولت نے ان باتوں کو پسند کیا۔ مگر بھائی سخت ناراض ہوئے۔ جب تک آدمی بات نہ کرے اس کے عیب اور اس کی خوبیاں چھپی رہتی ہیں۔ جنگل کے متعلق یہ خیال نہ کرنا کہ وہ خالی ہے شائد کوئی چیتا سویا ہوا ہو۔

میں نے سنا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ پر ایک سخت دشمن نے حملہ کیا۔ جب دونوں طرف سے فوجیں مقابلہ کے لئے آمنے سامنے ہوئیں تو سب سے پہلے جو شخص میدان میں اترا وہ وہ لڑکا تھا۔ اور کہتا تھا۔

میں وہ شخص نہیں ہوں گا کہ لڑائی کے دن تو میری پیٹھ دیکھے۔ (میں پیٹھ دکھا کر بھاگ نہ جاؤں گا) میں وہ ہوں کہ خاک اور خون کے درمیان تو میرا سر دیکھے گا۔ کیونکہ جو شخص لڑتا ہے۔ وہ صرف اپنے خون سے کھیلتا ہے۔ اور جو بھاگ جاتا ہے وہ ایک لشکر کا خون کرتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے دشمن کی فوج پر حملہ کردیا اور چند تجربہ کار آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ جب باپ کے سامنے آیا خدمت کی زمین چوم کر کہنے لگا۔

اے بادشاہ جسے میرا وجود بدصورت دکھائی دیتا ہے۔ خبردار! موٹاپے کو ہرگز خوبی خیال نہ کرنا۔ (یہ ہرگز خیال نہ کرنا کہ موٹا ہونا کوئی خوبی کی بات ہے) لڑائی کے دن پتلی کمر والا گھوڑا کام آتا ہے نہ کہ پلا ہوا بیل۔

کہتے ہیں کہ دشمن کی فوج بے شمار تھی۔ اور یہ تھوڑے۔ بعض لوگوں نے بھاگ جانے کا ارادہ کیا۔ بیٹے نے نعرہ مارا اور کہا اے بہادرو کوشش کرو تا عورتوں کا لباس نہ پہنو۔

اس کے یہ کہنے سے سواروں میں دلیری بڑھ گئی۔ سب نے مل کر حملہ کیا اور میں نے سنا کہ اسی دن انہوں نے دشمن پر فتح پائی۔ باپ نے اس کا منہ اور سر چوما اور اس سے بغل گیر ہوا۔ ہر روز اس کی طرف زیادہ توجہ دینے لگا۔ حتیٰ کہ اس کو اپنا ولی عہد بنالیا۔ بھائیوں نے حسد کیا اور اس کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ اس کی بہن نے دریچے میں سے دیکھ لیا۔ اس نے کھڑکی کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ لڑکے نے بھانپ لیا اور کھانے سے ہاتھ اٹھالیا اور کہا کوئی شخص الو کے سایہ تلے آنا پسند نہیں کرتا اگرچہ ہما جہاں سے معدوم ہی ہو جائے۔

باپ کو اس حال کی اطلاع دی گئی۔ اس نے اس لڑکے کے بھائیوں کو بلا کر مناسب تنبیہ کی۔ اور ہر ایک کو سلطنت کا ایک مخصوص علاقہ دے کر فتنہ مٹا دیا۔ اور جھگڑا دور کردیا کیونکہ دس فقیر ایک گودڑی میں سو رہتے ہیں مگر دو بادشاہ ایک سلطنت میں نہیں سما سکتے اگر کوئی نیک آدمی نصف روٹی کھاوے تو دوسری نصف فقیروں کو دے دیتا ہے۔ اور اگر کوئی بادشاہ سارے جہان کو فتح کرلے۔ تو پھر بھی ایک اور ملک کے فتح کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔

نوٹ۔ ہمیں بھی حقارت اور کراہت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور لوگ اپنی خیر اسی میں سمجھتے ہیں کہ روئے زمین پر ہمارا کوئی متنفس ان کو نظر نہ آئے۔ لیکن اگر ہم لوگ شیطان اور رحمان کی آخری جنگ میں مردانگی کا حق ادا کر دیں۔ اور دعوت الی اللہ کے میدان کارزار میں سے بزدلوں کی طرح بھاگ نہ جائیں۔ بلکہ عملی کارناموں سے اپنے مالک حقیقی کو خوش کردیں تو یقیناً وہ ہم سے اس سے کہیں زیادہ اچھا سلوک کرے گا۔ جو اس بادشاہ نے اپنے لڑکے سے کیا۔ پس آؤ! آج ہی سے ہم اپنے اس فرض منصبی کی ادائیگی میں دل و جان سے منہمک ہو جائیں تا اللہ تعالیٰ ہمارے اخلاص کو دیکھ کر اس رحمانی فتح کے دن کو قریب سے قریب تر کردے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

یاد رفتگان

حضرت چوہدری برکت علی خان

حضرت چوہدری برکت علی خان صاحب گڑھ شنکری کہتے ہیں:

۱۸۹۸ء میں جب میں پرائمری کا سرٹیفکیٹ لے کر اپنے گھر گڑھ شنکر آیا تو اس کے چند دن بعد گڑھ شنکر کے ایک حصے میں طاعون زور سے پھوٹ پڑی حکومت نے حسب معمول فیصلہ کیا کہ شہر خالی کردیا جائے اور لوگ باہر کی کھلی آب و ہوا میں دن کاٹیں۔ جب اللہ تعالیٰ طاعون سے امن بخشے اور شہر میں صفائی وغیرہ ہو جائے تب شہر میں واپس آئیں۔ دوسرے حصہ میانہ کے سربر آوردہ لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ہماری طرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور باہر جانے سے ہمیں تکلیف ہوگی۔ اس لئے ہمیں شہر میں رہنے دیا جائے۔ حکومت نے ہر چند تسلی دی کہ آپ لوگوں کے پردہ اور آرام و آسائش کا کافی سامان کیا گیا ہے۔ باہر جانے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ مگر ہمارے بزرگوں نے نہ مانا اور اپنی بات پر مصر رہے۔ آخر کار حکومت نے مجبور ہو کر ملٹری کا پانچ سو مسلح جوان منگوایا اور ایک دن اعلان کیا کہ سارا شہر خالی کردیا جائے۔ ورنہ فوج کے ذریعہ خالی کرایا جائے گا...... لیکن باوجود اس کے ہمارے بزرگوں نے نہ مانا۔ حتیٰ کہ نوبت لڑائی تک پہنچی۔ میں بھی جو اس وقت بچہ تھا۔ اس لڑائی میں شامل ہوا۔ رعایا کے پاس لاٹھی اینٹ اور پتھر وغیرہ تھے۔ اور فوج کے پاس گولی بارود۔ جب لوگوں کی طرف سے اینٹ پتھر وغیرہ کی بوچھاڑ ہوئی تو مجبور ہو کر فوج نے اپنے افسروں سے گولی چلانے کی اجازت چاہی۔ افسروں نے ان کو خالی فائر کرنے کی اجازت دی۔ تاکہ لوگ ڈر کر بھاگ جائیں۔ مگر لوگوں نے شور کیا۔ کچھ نہیں۔ خالی فائر ہیں۔ ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اپنا کام جاری رکھو۔ آخر کار جب افسروں نے دیکھا کہ لوگ مقابلہ کرتے ہیں تو گولی چلانے کا حکم دیا اس پر جب چند آدمی گولی سے مارے گئے تو لوگ بھاگے اور میں بھی مجمع سے نکل کر اپنے گھر آگیا۔

اس کے بعد فوجی لوگوں نے گلی گلی پھر کر یہ اعلان کیا کہ لوگو باہر چلے جاؤ وہاں آپ لوگوں کے لئے آرام کا سامان ہو چکا ہے' اس پر شام تک سارا شہر خالی ہو گیا۔ اور خالی شہر پر فوجی پہرہ لگایا گیا۔ تا شہر میں کوئی داخل نہ ہو۔ اور لوگوں کے کیمپوں سے نصف میل کے فاصلے پر لوگوں کی حفاظت کے لئے پہرے کا انتظام کردیا گیا۔ اس طرح یہ انتظام تقریباً تین ماہ تک رہا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے طاعون سے امان بخشی اور سرکار کی طرف سے شہر کی صفائی کا انتظام بھی ہو سکا تو شہر میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔

(از......... احمد)

مکرم علی حیدر راوپل صاحب

مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ لکھتے ہیں۔

محترم علی حیدر راوپل صاحب ولد میاں محمد رمضان صاحب ۲۳۔ اگست ۱۹۴۱ء کو مہدی پور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ خدا کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ آپ نے یکم اکتوبر ۱۹۶۴ء کو بی۔ ایس۔ سی کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور دو مئی ۱۹۷۲ء کو شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ فاضل عربی کا بھی امتحان دیا اور بڑے اچھے نمبروں میں پاس کیا۔ نیز آفسٹ پرنٹنگ سرٹیفکیٹ بھی حاصل کیا۔ جامعہ احمدیہ میں جنرل سیکرٹری انگلش سوسائٹی رہے۔ انگریزی مقالہ نویسی میں اول اور سالانہ تقریری مقابلہ بزبان انگریزی میں دوئم رہے جبکہ انگریزی فی البدیہہ تقریری مقابلہ میں بھی دوئم آئے۔ آپ انگریزی' عربی' اردو' سواحیلی اور فارسی زبانوں میں دسترس رکھتے تھے اور تقریر و تحریر میں اور علمی مطالعہ کی صلاحیت آپ میں بہت تھی اور آپ بڑے مخلص' سنجیدہ اور باصلاحیت خادم تھے۔

آپ نے خدا کے فضل سے ۲۳ سال خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں آپ کو پاکستان میں نارووال' کراچی' اسلام آباد' جامعہ احمدیہ' شعبہ رشتہ و ناطہ کے علاوہ بیرون پاکستان غانا' گیمبیا اور کینیڈا میں خدمت کی توفیق نصیب ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۴ سال تھی۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ' تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بڑی بیٹی شادی شدہ ہیں جبکہ باقی بچے کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

سانحہ شب قدر

انگریزی روزنامہ ڈان کے یکم مئی ۱۹۹۵ء کے شمارہ میں ثناء ملجی کا خطوط کے کالم میں کہنا ہے:-

میں فرخ طیب کے جذبات (اپریل ۲۳ میں) جن کا انہوں نے شب قدر کے واقعہ پر اظہار کیا ہے۔ اور جس نے ہماری تاریخ پر ایک اور زخم لگا دیا ہے پوری طرح حمایت کرتا ہوں۔ شب قدر کے لوگوں کی درندگی کے اظہار کو ہم کوئی نئی بات نہیں کہہ سکتے جسے روکا نہیں گیا۔ نہیں صرف چالیس سال نہیں۔ جیسا کہ خط لکھنے والے نے کہا ہے یعنی فرخ طیب نے۔ بلکہ ایک صدی سے بھی زیادہ عرصہ شمال کے لوگ انیسویں صدی میں برطانیہ کے لئے اپنے کنٹرول نہ کئے گئے دلوں کی وجہ سے خوف کا باعث تھے۔

ونسٹن چرچل نے برطانوی علاقوں کے قوانین کی شب قدر میں خلاف ورزیوں کا ذکر کیا ہے۔ جو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

کیلیفورنیا کے سائنس دانوں نے کہا ہے کہ انہوں نے ساڑھے چار کروڑ سال پرانے پتھروں میں سے ایک شہد کی مکھی کے پیٹ سے جرثومے نکال کر انہیں زندہ کر دیا ہے۔ شائد وہ صحیح طور پر اس بات کو بیان نہیں کر سکے کیونکہ مردہ کو زندہ کرنا تو ناممکن بات ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اس مکھی کے پیٹ میں یہ جرثومے موجود ہوں اور اس وقت سے اس طرح زندہ ہوں کہ گویا نیند کی حالت میں ہیں اور اب انہیں نکال کر بیداری کی حالت میں لایا گیا ہے۔ یقیناً سائنس دانوں کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ نہ یہ کہ جرثومے واقعی مر چکے تھے۔ اور پھر انہیں زندگی عطا کر دی گئی ہے۔ بہرحال ان کا کہنا ہے کہ ان جرثوموں کی وجہ سے پتہ چل سکے گا کہ وہ کون سے جرثومے تھے جن کی وجہ سے ڈائنوسار بیمار ہوئے اور ان کی نسل ختم ہو گئی۔ نہ صرف یہ بلکہ اس بات کا بھی پتہ چل سکے گا کہ آج کل کے بکٹیریا کی ان دنوں کے جرثوموں سے کیا مناسبت ہے۔ وہ جرثومے کون کون سی بیماریاں پھیلا سکتے تھے۔ اور کیا آج بھی وہ بیماریاں پھیلا سکتے ہیں یا نہیں۔ بعض لوگوں نے اس دریافت پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ کیا اس وقت دنیا میں خاصی بڑی تعداد میں جرثومے نہیں پائے جاتے کہ ساڑھے چار کروڑ سال کے جرثوموں کو دوبارہ بیداری عطا کر کے انسانوں کی مشکلات میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سائنس یہ بہت کم دیکھتی ہے کہ کسی چیز کا فائدہ یا نقصان کیا ہو گا۔ تحقیقات ایک ایسا عمل ہے کہ جب وہ جاری کیا جاتا ہے تو اس کے نتائج معلوم نہیں ہوتے۔ اور جب نتائج معلوم ہوتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان سے کتنا فائدہ ہو سکتا ہے یا کس کس طرح نقصان پہنچ سکتا ہے اگرچہ انسانی فطرت کی نیکی کو سامنے رکھتے ہوئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ سائنس دان جو بھی تحقیقات کرتے ہیں ابتدائی طور پر ان کے مد نظر یہی بات ہوتی ہے کہ اس سے انسان کو کسی نہ کسی طرح فائدہ ہو گا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ دنیا کی ہر چیز مفید بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اور مضر بھی۔ جن لوگوں نے لوہے سے کام لیتے ہوئے تلواریں بنائی تھیں انہوں نے ان سے پہلے پہل یقیناً کوئی نہ کوئی فائدہ ہی حاصل کیا ہو گا۔ یعنی کوئی ایسی بات کی ہو گی جس سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ لیکن کیا وہی تلوار لوگوں کو زخم لگانے بلکہ ان کے سر قلم کرنے کے کام نہیں آگئی۔ یہ بھی تو کہا جاتا ہے کہ جس قدر کوئی چیز زیادہ مفید ہوتی ہے جب اس کا استعمال الٹ دیا جائے۔ تو وہ اتنی ہی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ جن سائنس دانوں نے چار کروڑ سال پہلے کے پتھروں میں سے ایک شہد کی مکھی نکال کر اس کے پیٹ میں سے جرثومے نکالے ہیں۔ ان کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے سامنے کوئی مضرت رسانی ہو گی۔ تحقیقات اپنی جگہ اس کے نتائج جب سامنے آتے ہیں تو سب سے پہلی بات نفع رسانی ہوتی ہے اس کے بعد اس کے دیگر استعمالات سامنے آتے ہیں اور وہی چیز مضرت رساں بھی بن جاتی ہے۔ ڈائنامائیٹ کو بھی تو آخر فائدہ ہی کے لئے معلوم کیا گیا تھا۔ لیکن اسی ڈائنامائیٹ سے پارلیمنٹ اڑانے کا بھی منصوبہ بنایا گیا۔ غرضیکہ یہ جرثومے جو شہد کی مکھی کے پیٹ سے نکلے ہیں۔ وہ مکھی جو ساڑھے چار کروڑ سال پہلے کے پتھروں میں پڑی ہوئی تھی۔ اصل غرض اس کی نفع رسانی ہی ہو گی۔ خدا کرے کہ یہ نفع رسانی ہی کا باعث بنے اور جرثوموں کی تعداد میں اس طرح اضافہ نہ ہو کہ انسان مزید مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہونے لگے۔

بہرحال یہ ایک نئی بات ہے کہ ساڑھے چار کروڑ سال پرانے پتھروں میں سے جرثومے نکالے گئے ہیں جو ابھی تک زندہ ہیں اور انہیں دوسرے جرثوموں کے درمیان چھوڑا جا سکتا ہے۔

کرامت الرحمان۔ ایم اے (معاشیات) واقف زندگی

خیال - معاشیات کے آئینہ میں

لفظ خیال کو انگریزی میں Conception' Thought یا Opinion بھی کہتے ہیں۔ خیال اپنے اندر وہ قوت اور طاقت رکھتا ہے جس کی بناء پر حکومتوں میں بڑی بڑی تبدیلیاں آئیں۔ زمانے میں بڑے بڑے انقلابات کا وجود آیا۔ پرانے نظریات میں تبدیلیاں آئیں۔ ترقی کرنے کے انداز بدل گئے۔ غلامی کا دور ختم ہوا۔ آزادی کا دور شروع ہوا۔ مختصر یہ کہ تمام علوم کا منبع ہی خیال ہے۔ خیال سے ہی تمام علوم نے جنم لیا۔

آج کل ہر کسی کی زبان پر مہنگائی کا لفظ آتا ہے۔ چنانچہ لفظ مہنگائی کو مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے مختلف موقعوں پر مختلف انداز میں مختلف طریقوں سے استعمال کیا۔

کاغذ کی مہنگائی
اشیاء کی مہنگائی
تعلیم کی مہنگائی
خوراک کی مہنگائی
خیال کی مہنگائی

جب خیال کا معاشیات کے آئینہ میں جائزہ لیتے ہیں تو اس کی شکل کچھ یوں بنتی ہے۔

جب خیال کی طلب کی مقدار خیال کی رسد کی مقدار سے زیادہ ہو جائے تو اس کو خیال کی مہنگائی کہا جاتا ہے۔ اس طرح افراط خیال سے مراد ہے جب خیال کی طلب کی مقدار خیال کی رسد کی مقدار سے زیادہ ہو۔ اس طرح تفریط خیال سے مراد ہے جب خیال کی طلب کی مقدار خیال کی رسد کی مقدار سے کم ہو۔

اسی طرح خیال کی متوازن کیفیت وہ ہوتی ہے۔ جب خیال کی رسد کی مقدار اور خیال کی طلب کی مقدار برابر ہو اور کسی قسم کی تبدیلی کا امکان نہ ہو۔ خیال کی عام طور پر دو قسمیں ہیں۔

۱۔ تعمیری خیال ۲۔ غیر تعمیری خیال

تعمیری خیال ملک کی معاشی ترقی کے بارے میں ہوتا ہے۔ اس سے معاشرہ کو مجموعی طور پر ترقی ہوتی ہے۔

غیر تعمیری خیال معاشرہ کو ترقی نہیں دیتا بلکہ انفرادی ترقی دیتا ہے۔ انفرادی ترقی سے معاشیات کا کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ معاشرہ کی مجموعی ترقی سے معاشیات کا تعلق ہے۔

معاشرہ میں رہتے ہوئے انسان کو اپنے خیال کو متوازن کیفیت میں رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خیال کو متوازن کیفیت میں رکھنے کے ساتھ ساتھ خیال کا تعمیری ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر خیال کو متوازن کیفیت میں نہ رکھا جائے تو متوازن کیفیت کے قریب لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

تعمیری اور غیر تعمیری کام میں فرق کو جاننے کے لئے ایک مثال پیش ہے اگر کوئی ملک اپنے بجٹ کا ۷۰ فیصد Defence پر خرچ کرتا ہے تو اس سے ملک کی معاشی ترقی نہیں ہوتی اس لئے اس کام کو معاشی اصطلاح میں غیر تعمیری کام کہتے ہیں۔

اگر کوئی ملک اپنے بجٹ کا ۴۰ فیصد نئی صنعتیں لگانے پر خرچ کرتا ہے تو اس ملک کی معاشی ترقی ہوتی ہے۔ لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔ لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ لوگوں کی بچتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب بچتیں زیادہ ہوتی ہیں تو سرمایہ کاری میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ملکی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس سے لوگوں کا معیار زندگی بڑھے گا۔ لوگوں کی فی کس آمدنی بڑھے گی۔ معاشی ترقی میں اضافہ ہو گا۔ معاشرہ ترقی کرے گا۔ ملک ترقی کرے گا۔

جس معاشرہ میں کوئی رہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ تعمیری کاموں میں حصہ لے اس سے معاشرہ خوشحالی کی طرف جائے گا۔ جب معاشرہ خوشحال ہو گا تو اس میں ہر کوئی خوشحال ہو گا۔ جب ہر کوئی خوشحال ہو گا تو سوچنے کا انداز بھی اچھا ہو گا۔ جب سوچنے کا انداز اچھا ہو گا تو خیال متوازن کیفیت میں ہو گا۔ متوازن کیفیت میں معاشرہ میں بے روزگاری کم، مہنگائی کم روزگار زیادہ اور آمدنی پہلے سے زیادہ ہو گی۔ معیار زندگی بلند ہو گا۔ خیال کی غیر متوازن کیفیت میں سب حالات اس کے برعکس ہوں گے۔

جب آپ کا خیال غیر متوازن کیفیت میں ہے۔ تو آپ کے سوچنے کا انداز بھی غیر متوازن ہوتا ہے۔ جب سوچنے کا انداز غیر متوازن ہو تو ایسی صورت میں جو بھی آپ کام کرتے ہیں تو اس کے نتائج بھی غیر متوازن ہوتے ہیں۔ جب آپ کو کام کرنے کے نتائج اچھے نہیں ملتے تو لازماً آپ کام کی طرف توجہ کم دیتے ہیں جب کام کی طرف توجہ کم ہوتی جاتی ہے تو ایسی Stage آجاتی ہے تو آپ کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں یعنی آپ بے روزگاری کی کیفیت میں آجاتے ہیں۔ بے روزگاری تمام برائیوں کی جڑ ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں آپ ہر وہ کام کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ جس کو کر کے آپ ملک و قوم کا نام بدنام کر سکتے ہیں۔ جس معاشرہ میں رہتے ہیں اس کے لئے بدنامی کا باعث بن سکتے ہیں۔ جس محلہ میں رہتے ہیں اس کے لئے بدنامی کا باعث بن سکتے ہیں۔ آپ اپنے خاندان کی بدنامی کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ آپ کے سوچنے کے انداز سے ہوتا ہے کیونکہ آپ نے سوچنے کے انداز کو غیر متوازن کیفیت میں رکھا ہے۔

خیال کو متوازن کیفیت میں رکھیں۔ خیال کو تعمیری بنائیں

اپنے خیال کے ناطے ملک و قوم کا نام روشن کریں۔ اپنے خیال کے ناطے اپنے خاندان کی عزت کا باعث بنیں۔ اپنے خیال کے ناطے زمانے میں آپ اپنا مقام پیدا کریں۔ اپنے خیال کے ناطے آپ اپنے ادارہ کا نام بلند کریں۔ جہاں آپ کام کرتے ہیں اپنے خیال کے ناطے لوگوں کے دلوں میں تبدیلی پیدا کریں اور دل جیتیں۔ جتنا زیادہ تعمیری خیال ہو گا اتنی زیادہ تبدیلی لانے کی قوت پیدا ہو گی۔ غیر تعمیری خیال سے پرہیز کریں۔ تعمیری خیال کو اپنے دل میں جگہ دیں۔

خیال کو معاشیات کے آئینہ میں دیکھیں اور ملکی تعمیری کاموں میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کر دیں۔ یہی اپنی زندگی کا مقصد بنائیں۔ انسانیت کی خدمت کرنا اپنا نصب العین بنائیں۔ یہی تو خیال ہے جس کا معاشیات کے آئینہ میں رکھ کر تجزیہ کریں نتیجہ صاف نظر آتا ہے۔ کامیاب زندگی کا گر یہی تو ہے کم گفتگو اور عمل زیادہ کریں۔

تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

دل بدیں دُنیائے دُوں آویختی
آبرو از بہرِ عصیاں ریختی!

تونے اس ذلیل دنیا سے اپنا دل لگایا اور گناہ کی خاطر اپنی عزت برباد کر دی

صد ہزاراں فوجِ شیطاں درپست
تابسوز در جہنم چوں خست

شیطان کی لاکھوں فوج تیرے پیچھے لگی ہوئی ہے تاکہ تجھے گھانس پھونس کی طرح دوزخ میں جلادے

از پئے اُمید یا بہرِ خطر!
مے شود ایمانِ تُو زیر و زبر

کسی امید یا خوف کی وجہ سے تیرا ایمان زیر و زبر ہو جاتا ہے

از برائے اِیں سرائے بے وفا
مے نہی دینِ خدا را زیرِ پا!

اس بے وفا دنیا کی خاطر تو خدا کے دین کو پیروں تلے مسلتا ہے

دیں بود دینِ فدائے آں نگار
اے سیہ باطن ترا بادیں چہ کار

دین تو وہ دین ہے جو اُس محبوب کے فدائی کا دین ہے اے بد باطن شخص تجھے دین سے کیا واسطہ ؟

پست ہستی لافِ اِستعلا مزن
وزِ گلیم خویش بیروں پا مزن

تو ذلیل ہے بہت شیخیاں نہ مار اور اپنی گدڑی سے باہر پاؤں نہ پھیلا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس شخص سے مخاطب ہوتے ہوئے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیاداری میں اپنا وقت صرف کرتا ہے فرماتے ہیں کہ تونے اس ذلیل دنیا سے اپنا دل لگایا۔ یعنی اسی کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ چاہتا ہے کہ دنیا کی چیزیں مل جائیں۔ اور گناہ کی خاطر اپنی عزت برباد کرلی ہے۔ جو شخص خدا کو چھوڑ کر دنیا کے ہی پیچھے بھاگتا ہے۔ اسے باعزت کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ وہ تو اپنے کردار کو داغدار کر لیتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو یہ احساس نہیں کہ چونکہ وہ دنیاداری میں پھنسا ہوا ہے۔ شیطان کی فوج کے لاکھوں افراد اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں تاکہ اس کو کسی نہ کسی طرح اور بھی دنیاداری میں پھنسادیں۔ اور اس کی حیثیت بالکل ایسی رہ جائے جیسے گھاس پھونس کی جسے صرف آگ جلانے کے کام میں ہی لایا جاسکتا ہے۔ گویا کہ اسے جہنم کی طرف لے جانے کے لئے شیطان کی فوج اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ ایسا شخص کسی امید یا کسی خوف کی وجہ سے اپنے ایمان کی دنیا کو تہ و بالا کرلیتا ہے یا اسے اس بات کی امید ہوتی ہے کہ کوئی دنیوی فائدہ حاصل ہو گیا اسے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے اس سے چھن جائے گا۔ اور مزید کچھ نہیں ملے گا۔ اور ان خیالات کی موجودگی میں اسے خدا تعالیٰ کا خیال ہی نہیں آتا۔ کیونکہ حقیقی طور پر دینے والا اور اگر چاہے تو دے کر واپس لینے والا تو خدا تعالیٰ ہی ہے لیکن وہ دنیوی امور کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے سمجھتا ہے کہ اسی دنیا میں رہنا ہے حالانکہ وہ دیکھتا ہے کہ ہر روز لوگ اس دنیا سے دوسری دنیا میں منتقل ہو رہے ہیں لیکن وہ اسی کو مستقل مقام سمجھتا ہے۔ اور کہا جاسکتا ہے کہ ایسا کرنے سے وہ خدا تعالیٰ کے دین کو پیروں تلے مسلتا ہے۔ یعنی نہ صرف یہ کہ وہ اس کی قدر نہیں کرتا بلکہ کھل کر ناقدری کرتا ہے۔ حالانکہ اسے یہ علم ہونا چاہئے کہ دین جو خدا کا سچا دین ہے وہ تو اس محبوب پر فدا ہو جانے کا دین ہے۔

اصل دین ہے ہی یہ کہ انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا کر دے لیکن جو ایسا نہیں کرتا جو صرف اور صرف دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے اس کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسے دین سے کوئی تعلق نہیں۔ بے شک وہ اپنے لاف و گزاف میں لوگوں کو یہ بتانے کی کوشش کرے کہ وہ دین دار ہے لیکن چونکہ وہ خدا کے دین کی قدر نہیں کرتا اس لئے اسے دین سے اور خدا سے کوئی واسطہ نہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو ہرگز شیخیاں نہ بگھارنی چاہئیں۔ اور اپنے آپ کو جو کچھ بھی وہ ہے۔ اس سے بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ان اشعار کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے دین کی صحیح طور پر قدر کر سکیں اور خدا والے بن سکیں۔ خدا ہمارا پشت پناہ ہو جائے۔ اور وہ حقیقی طور پر ہمارا بن جائے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم بھی اس کے بن جائیں۔ خدا ہمیں اس بات کی توفیق دے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمہارا پروردگار وہ خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ یعنی اس نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کر کے اور تشبیہی صفات کا ظہور فرما کر پھر تنزیہی صفات کے ثابت کرنے کے لئے مقام تنزہ اور تجرد کی طرف رخ کیا جو وراء الورء مقام اور مخلوق کے قرب و جوار سے دور تر ہے۔ وہی بلند تر مقام ہے جس کو عرش کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تشریح اس کی یہ ہے کہ پہلے تو تمام مخلوق حیز عدم میں تھی اور خدا تعالیٰ وراء الوراء مقام میں اپنی تجلیات ظاہر کر رہا تھا۔ جس کا نام عرش ہے۔ یعنی وہ مقام جو ہر ایک عالم سے بلند تر اور برتر ہے۔ اور اسی کا ظہور اور پرتو تھا۔ اور اس کی ذات کے سوا کچھ نہ تھا۔ پھر اس نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔ اور جب مخلوق ظاہر ہوئی تو پھر اس نے اپنے تئیں مخفی کر لیا اور چاہا کہ وہ ان مصنوعات کے ذریعہ سے شناخت کیا جائے۔ مگر یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دائمی طور پر تعطل صفات الہیہ کبھی نہیں ہوتا۔ اور بجز خدا کے کسی چیز کے لئے قدامت شخصی تو نہیں مگر قدامت نوعی ضروری ہے۔ اور خدا کی کسی صفت کے لئے تعطل دائمی تو نہیں مگر تعطل میعادی کا ہونا ضروری ہے اور چونکہ صفت ایجاد اور صفت افنا باہم متضاد ہیں اس لئے جب افنا کی صفت کا ایک کامل دور آجاتا ہے تو صفت ایجاد کی ایک معیاد تک معطل رہتی ہے۔ غرض ابتدا میں خدا کی صفت وحدت کا دور تھا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس دور نے کتنی دفعہ ظہور کیا۔ بلکہ یہ دور قدیم اور غیر متناہی ہے۔ بہرحال صفت وحدت کے دور کو دوسری صفات پر تقدم زمانی ہے۔ پس اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ ابتداء میں خدا اکیلا تھا۔ اور اس کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ اور پھر خدا نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے اس نے اپنے یہ اسماء ظاہر کئے کہ وہ کریم اور رحیم ہے اور غفور اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ مگر جو شخص گناہ پر اصرار کرے اور باز نہ آوے اس کو وہ بے سزا نہیں چھوڑتا۔ اور اس نے اپنا یہ اسم بھی ظاہر کیا کہ وہ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے اور اس کا غضب صرف انہی لوگوں پر بھڑکتا ہے جو ظلم اور شرارت اور معصیت سے باز نہیں آتے......... اس کی تمام صفات اس کی ذات کے مناسب حال ہیں۔ انسان کی صفات کی مانند نہیں۔ اور اس کی آنکھ وغیرہ جسم اور جسمانی نہیں۔ اور اس کی کسی صفت کو انسان کی کسی صفت سے مشابہت نہیں۔ مثلاً انسان اپنے غضب کے وقت پہلے غضب کی تکلیف آپ اٹھاتا ہے۔ اور جوش و غضب میں فوراً اس کا سرور دور ہو کر ایک جلن سی اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک مادہ سوداوی اس کے دماغ میں چڑھ جاتا ہے۔ اور ایک تغیر اس کی حالت میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر خدا ان تغیرات سے پاک ہے۔ اور اس کا غضب ان معنوں سے ہے کہ وہ اس شخص سے جو شرارت سے باز نہ آوے اپنا سایہ حمایت اٹھا لیتا ہے۔ اور اپنے قدیم قانون قدرت کے موافق اس سے ایسا معاملہ کرتا ہے جیسا کہ ایک غضب ناک انسان کرتا ہے۔ لہٰذا استعارہ کے رنگ میں وہ معاملہ اس کا غضب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ایسا ہی اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح نہیں کیونکہ انسان غلبہ محبت میں بھی دکھ اٹھاتا ہے اور محبوب کے علیحدہ اور جدا ہونے سے اس کی جان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ مگر خدا ان تکالیف سے پاک ہے۔ ایسا ہی اس کا قرب بھی انسان کے قرب کی طرح نہیں۔ کیونکہ انسان جب ایک کے قریب ہوتا ہے تو اپنے پہلے مرکز کو چھوڑ دیتا ہے۔ مگر وہ باوجود قریب ہونے کے دور ہوتا ہے۔ اور باوجود دور ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کی ہر ایک صفت انسانی صفات سے الگ ہے۔ اور صرف اشتراک لفظی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے کہ لیس کمثلہ شیء یعنی کوئی چیز اپنی ذات یا صفات میں خدا تعالیٰ کے برابر نہیں۔

تمام نیکیوں کا ایک بھاری ذریعہ آخرت پر ایمان بھی ہے

تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا۔ اور دونوں جہانوں میں گیا گزرا ہوا۔ اس لئے آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

29- ہجرت ۱۳۷۴ ہش — 29 - مئی ۱۹۹۵ء

ارادہ کی اہمیت

کسی بات کو بہتر بنانے کے لئے ارادے کی ضرورت ہے اور اگر انسان واقعی ارادہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو فطرت انسان کو عطا کی ہے۔ وہ تو نیکی کے راستے پر ہی چلنا چاہتی ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی طرح کسی حد تک مسخ ہو جائے اور غلط راہوں کی طرف قدم اٹھانے لگے۔ لیکن یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی فطرت دی ہے جو نیکی کی طرف مائل ہے۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان جب بھی چاہے اور جس قدر بھی چاہے نیکی کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے۔ اس کی فطرت میں بات ہی یہ رکھی گئی ہے۔ پس ارادے کو جو ہماری زندگی میں اہمیت حاصل ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ارادے بھی ٹوٹتے ہیں۔ لیکن جو شخص یہ تہیہ کر لے کہ میں نے ارادے کو انجام تک پہنچانا ہے اس کا ارادہ ایک دفعہ ٹوٹ بھی جائے تو وہ پھر ارادہ کر لے گا۔ پھر ٹوٹ جائے تو پھر کر لے گا۔ اس کے دل میں یہ تڑپ ہونی چاہئے کہ میرا ارادہ انجام تک پہنچے۔ اگر یہ تڑپ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے۔ اس کی دست گیری کرتا ہے۔ اس لئے کہ اسی نے تو اس کی فطرت کو نیک بنایا ہے۔ اب وہ نیکی کی طرف مائل ہو رہا ہے اور نیکیاں کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لئے یہ بات نہایت پسندیدہ ہے۔ اور وہ اپنی پسندیدہ باتوں کے متعلق چاہتا ہے کہ وہ وقوع پذیر ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو اس دنیا میں کے معاشرے کو اچھا ہی دیکھنا چاہتا ہے۔ کہیں خرابی ہو فتنہ و فساد ہو۔ آگ اور خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی باتیں ہیں۔ وہ ان باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ اور ان باتوں سے لاتعلق بھی نہیں رہتا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"جب انسان بدی سے پرہیز کرتا ہے اور نیکیوں کے لئے اس کا دل تڑپتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی دست گیری کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دار الامان میں پہنچا دیتا ہے۔ (پس میرے بندوں میں داخل ہو جا) کی آواز اسے آجاتی ہے۔ یعنی تیری جنگ اب ختم ہو چکی ہے اور میرے ساتھ تیری آشتی اور صلح ہو چکی ہے۔ اب آمیرے بندوں میں داخل ہو۔"

اس ارشاد میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خاص طور پر تین باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ بدی سے پرہیز کرتا ہے اور پرہیز کرنے کے لئے یقیناً ارادے کی ضرورت ہے۔ اور نیکیوں کے لئے اس کا دل تڑپتا ہے۔ اور دل بھی اسی صورت میں تڑپ سکتا ہے کہ وہ ارادہ کرے اور ارادے کو انجام تک پہنچانا چاہے۔ اور تیسری بات یہ کہ وہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ اگر یہ تینوں باتیں اکٹھی ہو جائیں یعنی بدی سے پرہیز کرے نیکیوں کے لئے اس کا دل تڑپے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے۔ تو حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی دست گیری کرتا ہے۔

منہ میں جو آئے وہ کہہ دینا سعادت تو نہیں
بات کرنے کا سلیقہ بھی نہ سیکھا تم نے
دشمنی تم سے نباہی نہیں جاتی لیکن
دوست بننے کا طریقہ بھی نہ سیکھا تم نے

ابو الاقبال

○

سامنے آکے بات کیجے گا
ہر حقیقت کا زہر پیجے گا

ہمت و حوصلہ کی ہے یہ بات
کوئی الزام سر پہ لیجے گا

سنگ ہے یا ہے میرا دل شیشہ
ٹوٹ سکتا ہے۔ توڑ دیجے گا

میرے ذوقِ وفا کو ہو تسکیں
مجھ پہ اتنی جفا تو کیجے گا

مجھ کو امید ہے کہ ان کا دل
میرے دل کی طرح پسیجے گا

دار پر جو ہوئے ہیں نعرہ زن
داد دیں تو انہیں کو دیجے گا

سنگ و آہن کا گرچہ شوق نہیں
وہ اگر دیں، ضرور لیجے گا

میرا سودا نہ ہو سکے گا نسیم
مجھ پہ کیوں کوئی دل پسیجے گا

نسیم سیفی

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان۔

امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار کا خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دار الضیافت، ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

مئی 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 118 | سوموار - 29 ذوالحجہ - 1415ھ ' 29 ہجرت 1374 ہش ' 29 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کے گناہوں سے بچنا چاہئے

گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان ان سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو۔ خواہ سو برس کی عمر بھی کیوں نہ ہو جاوے۔ لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے۔ کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ' غضب' کینہ' جوش' ریا' تکبر' حسد وغیرہ۔ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے جو ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے۔ سچے فرمانبردار اور جھوٹے فرمانبردار میں یہی فرق ہوتا ہے کہ جھوٹا فرمانبردار باتیں بناتا ہے کرتا کچھ نہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں حقیقی فرمانبردار عمل کر کے دکھاتا ہے باتیں نہیں بناتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کر رہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اس وقت اپنے فرشتے اس پر نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے فرمانبردار میں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے فرقان رکھ دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۵)

غیبت اور بہتان تراشی سے اجتناب ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو شخص ظن کی عادت رکھتا ہے جلدی سے نتائج نکالتا ہے کہ یہ ہوا ہوگا۔ اور جو شخص تجسس کی عادت رکھتا ہے وہ اپنے ظن میں گناہ کے قریب تر پہنچ جاتا ہے کیونکہ تجسس کا مطلب ہے کہ اسے شوق ہے کچھ معلوم کرنے کا اس لئے بے وجہ ظن نہیں کر رہا۔ یونہی اتفاقاً ظن نہیں کر رہا۔ بلکہ کسی خاص مقصد کی تلاش میں ظن ہے اس کا۔ اور ایسے موقع پر وہ نتیجہ نکالنا جو غلط ہے اور محض اپنے تجسس کے شوق میں اس نے نکالا ہے یہ ایک طبعی بات ہے۔ ایسا احتمال بہت بڑھ جاتا ہے۔ تیسری صورت میں اگر تجسس کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے بنیادی طور پر اس کو اپنے بھائی یا بہن سے کوئی دبی ہوئی مخفی نفرت ہوتی ہے۔ وہ پسند نہیں ہوتا اور غیبت اسی کی کی جاتی جو پسند نہ ہو۔ کبھی آپ یہ نہیں دیکھیں گے کہ ماں باپ بیٹھ کر بچوں کی غیبت کر رہے ہیں یا بچے بیٹھ کر ماں باپ کی غیبت کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو بنیادی طور پر ان کے تعلقات کے نظام میں کوئی ایسا رخنہ ہے جسے پاگل پن کہا جا سکتا ہے۔ مگر غیبت اور کسی شخص سے پرخاش رکھنا کوئی اس کے متعلق حسد کا پیدا ہونا' اس قسم کے محرکات ہیں جو تجسس کی پہلے عادت ڈالتے ہیں اور پھر جب تجسس جب ان کے سامنے کوئی تصورات پیش کرتا ہے۔ حقائق نہیں بلکہ وہ ظن جو ان کی عادت میں داخل ہے۔ تجسس کے نتیجے میں یہ اندازے لگاتا ہے کہ ہم یہاں تک تو پہنچ گئے ہیں۔ اندر کمرے میں جا کر تو نہیں دیکھا۔ مگر صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ ہوا ہوگا۔ اور چونکہ بدنیتی سے ہی اس سفر کا آغاز ہے اس لئے جو بھی ماحصل ہے وہ یقینی ہو یا غیر یقینی ہو۔ وہ اسے آگے مجالس میں بیان کر کے اس کے چسکے لیتے ہیں۔ یہ ایک پورا نفسیاتی سفر ہے جو غیبت کرنے والا اختیار کرتا ہے۔ جس کو قرآن کریم نے سلسلہ بہ سلسلہ اسی طرح بیان فرمایا ہے جس طرح انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ لیکن غیبت کی صرف یہ وجہ نہیں ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے سوا اور کوئی غیبت نہیں ہے۔ غیبت بغیر تجسس کے بھی پیدا ہوتی ہے۔ غیبت ایک شخص کی بدی جو کھل کر اس کے سامنے آئی ہے اور تجسس کے نتیجے میں نہیں۔ اس کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے اس میں دور کرنے کی کوشش کرنے کی بجائے ان لوگوں کو پہچان کر جو اس کو سن کر اس شخص سے اور دور ہٹ جائیں گے۔ اور اس کی اس شخص سے دشمنی میں اس کے طرفدار ہو جائیں گے۔ یہ نیت بھی ہوتی ہے اور بعض دفعہ

باقی صفحہ ۷ پر

بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ عزیزہ شازیہ فاطمہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری منور احمد صاحب اکاؤنٹس مینجر P.I.A کا نکاح مکرم اظہر احمد چوہدری صاحب ولد چوہدری غلام احمد صاحب (وفات یافتہ) مقیم کینیڈا کے ساتھ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں ۹۵-۴-۱۴ کو بعد عصر پڑھا۔ عزیزہ شازیہ فاطمہ مکرم چوہدری محمد دین صاحب (دفتر وصیت) کی نواسی اور حضرت مولوی سکندر علی صاحب رفیق بانی سلسلہ کی پڑپوتی ہیں۔ جبکہ عزیز اظہر احمد صاحب مولوی عبد الحمید صاحب درویش قادیان کے پوتے ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ناصر احمد خان صاحب ابن مکرم عبد القدیر خان صاحب رسول نگر شاہدرہ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ راشدہ ناصر صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب گلشن پارک لاہور مورخہ ۱۲- مئی ۱۹۹۵ء کو دارالذکر لاہور میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیز ناصر احمد صاحب مکرم عبد الرحیم خان صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر جماعت احمدیہ خوشاب کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم ملک فضل عمر آف بھینی شرقپور ساکن دارالنصر غربی ربوہ ۱۹- مئی ۱۹۹۵ء کو وفات پاگئے۔ ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔ مورخہ ۲۰- مئی کو ظہر کے بعد بیت المہدی میں ان کی نماز جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم صوفی محمد اسحاق امین صاحب بشیر کالونی ڈسکہ کی آنکھ سریا کاٹتے ہوئے لوہے کا ٹکڑہ لگنے سے زخمی ہوگئی ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد یونس صاحب حافظ آباد شہر بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں۔